46561 ـ بینونت صغری اور کبری اور تین طلاق کا مسئلہ

سوال

بیس برس قبل میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع کر لیا؛ اور اس کے دو برس بعد میں نے اسے دوسری طلاق دے دی اور اسے کہا:

تجھے طلا، تجھے طلاق، تجھے طلاق " اس سے میرا مقصد تین طلاق تھا، لیکن عدت ختم ہونے سے قبل میں نے بیوی سے رجوع کر لیا، اور کوئی کاروائی نہ کی نہ تو شادی کے ارکان اور نہ کچھ اور، صرف اتنا کیا کہ میں اپنے سسرال گیا اور بیوی کو اپنے گھر واپس لے آیا.

کیونکہ میرا اعتقاد تھا کہ یہ طلاق بھی رجعی ہے، اور تیسری بار آخری مہینوں میں نے اسے تیسری طلاق دے دی میں بہت ہی زیادہ نادم ہوں، اپنے ہاں میں نے ایك عالم دین سے اسم سئلہ کے متعلق دریافت کیا تو اس کا جواب درج ذیل تھا:

پہلی طلاق کے بعد رجوع تو صحیح تھا، لیکن دوسری طلاق کے بعد اور عدت سے قبل بیوی سے رجوع صحیح نہ تھا کیونکہ یہ طلاق بائن تھی جس سے بیوی کو بینونت صغری حاصل ہوگئی تھی، اور آپ کے ذمہ واجب تھا کہ اسے واپس لانے سے قبل شادی کے ارکان اور اعمال کرنے چاہیں تھے.

اور اس لیے کہ میں نے یہ اعمال نہیں کیے تو یہ نکاح غیر شرعی ہے، اور تیسری طلاق کا کوئی معنی ہی نہیں کیونکہ یہ غیر شرعی نکاح میں ہوئی ہے. اس عالم دین نے میرے لیے شادی کے ارکان پورے کرنے کے بعد رجوع کرنا جائز قرار دیا، اس لیے کہ یہ معاملہ بہت بڑا تھا اور میں حیران بھی ہوں اور اطمنان قلب چاہتا ہوں اس لیے میں نے آپ کے سامنے یہ مسئلہ رکھا ہے، کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے اور آپ کو ثقہ سمجھتا ہوں برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتوی سے نوازیں، آپ کی عین نوازش ہوگی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی بھی شخص کے لیے حلال و جائز نہیں ہے کہ وہ دین اسلام میں بغیر علم کے فتوی جاری کرتا پھرے، اور جس شخص نے بھی ایسا کیا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ فرما دیجئے کہ البتہ میرے رب نے ان تمام فحش باتوں کو حرام کیا ہے جو اعلانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریك ٹھراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کو تم جانتے نہیں الاعراف (33).

آپ کو اس شخص نے جو فتوی دیا ہے کہ دوسری طلاق کے بعد آپ کو رجوع کرنا صحیح نہ تھا اور تیسری طلاق نہیں ہوئی بلکہ آپ کو بیوی واپس لانے کے لیے نکاح کے ارکان پورا کرنا ہونگے، اس کا یہ فتوی غلط ہے اور صحیح نہیں، اور یہ بغیر علم کے اللہ پر قول شمار ہوتا ہے.

اس لیے جس نے بھی آپ کو یہ فتوی دیا ہے ۔ اگر آپ نے اس کو صحیح نقل کیا ہے ۔ اس شخص کو چاہیے کہ وہ توبہ و استغفار کرے، اور اس پر واجب ہے کہ آئندہ وہ فتوی نہ دے، اور خاص کر جب معاملہ عزت اور خون کے بارہ میں ہو.

دوم:

طلاق رجعی یہ ہوتی ہے کہ جس میں خاوند کو بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہو، اور رجوع کرنے میں نہ تو مہر ہوتا ہے اور نہ ہی نکاح اور نہ ہی بیوی کی رضامندی شامل ہوتی ہے.

جس طلاق میں خاوند کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے وہ پہلی اور دوسری طلاق ہے اور عدت ختم ہونے سے قبل رجوع کیا جا سکتا ہے، اگر پہلی یا دوسری طلاق سے عدت ختم ہو جائے تو عورت کو بینونت صغری حاصل ہو جاتی ہے، بیوی اپنے خاوند کے پاس اسی وقت آ سکتی ہے جب نیا نکاح اور نیا مہر گواہوں اور ولی کی موجودگی میں عورت کی رضامندی سے نکاح کیا جائے، اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا.

اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی کے ساتھ روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں، یہ اللہ کی حدود ہیں، خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں البقرۃ (229).

چنانچہ اگر خاوند تیسری طلاق دے دے تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، الا یہ کہ وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے اور پھر دخول کرنے کے بعد وہ شخص اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے ۔ یہ بینونت کبری ہے ۔ اور اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

پھر اگر وہ اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو ا باس کے لیے حلال نہیں جب تك کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ جان لیں کہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان فرما رہا ہے البقرۃ (230).

سوم:

اگر ہم اس قائل کے بارہ میں حسن ظن رکھتے ہوئے یہ کہیں کہ اس کی رائے میں تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں تو پھر اس کے لیے اسے بینونت صغری کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ تین طلاق کے قائلین کے ہاں تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور اس طرح بیوی کو بینونت کبری حاصل ہو جاتی ہے، تو پھر اس کے لیے یہ کہنا کس طرح جائز ہوا کہ اسے بینونت صغری حاصل ہوئی اور وہ اس کے پاس نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ واپس آ سکتی ہے!!!

صحیح یہی ہے کہ ایك ہی مجلس میں تین طلاق دینے سے ایك طلاق ہی واقع ہوتی ہے، اس کی تفصیل ہم سوال نمبر (96194) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور مبارك میں اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے دو برس میں تین طلاق کوایك ہی شمار کیا جاتا تھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1472).

چہارم:

آپ نے جو پہلی اور دوسری طلاق کے بعد بیوی سے رجوع کیا وہ صحیح ہے، اور تیسری طلاق کی بنا پر آپ کے لیے آپ پر بیوی حرام ہو گئی جس سے بیوی کو بینونت کبری حاصل ہوئی اور وہ آپ کے لیے اجنبی ہے، اس عورت کو اس کے پورے حقوق ادا کرنے واجب ہیں، اور آپ کے لیے اس سے اس وقت تك شادی کرنا حلال نہیں جب تك وہ آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت نہ کر لے، اور وہ دوسرا شخص اپنی مرضی سے دخول کے بعد اسے

طلاق دے یا پھر فوت ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر سکتے ہیں.

لیکن نکاح حلالہ جو آج کل کچھ لوگ کر رہے ہیں یہ حرام ہے، اور یہ نکاح فاسد ہے، اس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کی ہے.

اس کی مزید تفصیل آپ سوال نمبر (109245) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم .